کوئی ایسا معبود بنا دیں جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں تو موسیٰؑ نے فرمایا: تم بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔ پھر فرمایا: تم بھی اگلی امتوں کے طریق کار پر چلو گے۔

لات ومناۃ کے پجاری ان کی عزت وتوقیر کرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ان کے پاس آ کر جانوروں کو ذبح کرنا باعث برکت ہے۔ انکے پاس آ کر دعائیں مانگتے اور ان سے امداد چاہتے تھے۔ اپنی حوائج کی تکمیل کیلئے ان پر اعتماد اور بھروسہ کرتے تھے۔ ان سے برکت اور سفارش کی امید رکھتے تھے۔ کیا صالحین کی قبروں پر جا کر تبرک حاصل کرنا جس طرح کہ لات ومنات کے پجاری کرتے تھے۔ درختوں اور پتھروں سے برکت حاصل کرنا جیسے عزیٰ اور مناۃ کے پرستاروں کا شیوہ تھا، یکساں نوعیت کا شرک نہیں؟ جو شخص اس دور میں صلحاء کی قبروں سے اسی طرح کی توقعات رکھتا ہے یا کسی درخت اور پتھر کی توقیر کرتا ہے۔ ان سے مدد کا طالب ہوتا ہے وہ بھی گویا مشرکین عرب کا سا فعل کرتا ہے۔ چنانچہ شجر وحجر یا کسی قبر سے تبرک حاصل کرنے کی نسبت سے دل کو انکی طرف جھکانا شرک فی العبادات کے زمرے میں آ جاتا ہے۔ جس سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے۔

4- قبر پرستی:

جب اسلام میں بدعات کا رواج ہوا تو مسلمانوں نے یہود ونصاریٰ کی نقل میں قبروں کو پختہ کیا۔ ان پر عمارات بنائیں اور ان کی پرستش شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سختی سے منع کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لعن اللّٰہ الیھود و النصاری اتخذوا قبور أنبیآئھم وصالحیھم مساجد** (بخاری ومسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو

سجدہ گاہ بنایا۔

نبی اکرمؐ کی ازواج مطہراتؓ میں سے بعض (ام سلمہؓ وام حبیبہؓ) نے آپؐ سے حبشہ میں ایک گرجے کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا۔ اور کہا اس میں تصویریں بھی تھیں تو آپؐ نے فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو اس کی قبر پر سجدہ گاہ بنا لیتے پھر اس میں تصویریں بناتے۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں سب سے بدتر مخلوق ہیں۔ (بخاری ص ۱۷۹)

جندب بن عبداللہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا:

ألا فلا تتخذوا القبور مساجد، فإني أنهاكم عن ذلك (مسلم: ۲۰۱)

ترجمہ: خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

ان تمام احادیث سے واضح ہوا کہ انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ نہیں بنانا چاہئے اور نہ ان پر کسی قسم کی عمارت قائم کرنی چاہئے۔ جابرؓ فرماتے ہیں:

نهى رسول الله أن يجصص القبر وأن يقعد عليه وأن يبنى عليه (مسلم ۳۱۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے، قبر پر بیٹھنے اور قبر پر عمارت بنانے سے منع کیا۔

اتنی واضح احادیث کے باوجود مسلمانوں میں قبروں پر عمارتیں بنانے کا سلسلہ جاری ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ فرماتے ہیں: ہم ناپسند کرتے ہیں کہ قبر پکی بنائی جائے یا اس کو لیپ کیا جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا کوئی نشانی رکھی جائے یا اس پر کتبہ لگایا جائے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں: حضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ

اللّٰھم لا تجعل قبری و ثنا یعبد، اشتد غضب اللّٰہ علی قوم اتخذوا قبور أنبیا ئھم مساجد.

ترجمہ: اے اللہ! میری قبر کو وثن نہ بنانا جسے لوگ پوجنا شروع کر دیں۔ ان اقوام پر اللہ کا غضب اور قہر نازل ہوا جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنالیا تھا۔ (موطا)

ایک حدیث میں امت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

لا تتخذوا قبری و ثنا یُعْبَرُ (مسند احمد ص ۲٤٦)

ترجمہ: تم میری قبر کو وثن نہ بناؤ کہ اس کی عبادت شروع ہو جائے۔

وثن کیا ہے؟

بت دو طرح کے ہوتے ہیں کسی کے نام کی تصویر یا مورتی بنا کر اسے پوجا جائے۔ عربی میں اسے صنم کہتے ہیں۔ اور اگر کسی جگہ، درخت، پتھر، لکڑی یا کاغذ کو کسی کے نام کا مقرر کر کے پوجا جائے اسے وثن کہتے ہیں۔

امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں: وثن صنم ہے اور ہر اس تصویر کو کہتے ہیں جو سونے، چاندی یا کسی بھی چیز سے ہو اور جس کی بھی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے وہ وثن ہے خواہ وہ صنم ہو یا نہ ہو اور جس قبر کی پوجا کی جائے وہ بھی اسی میں شامل ہو گی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زیر نظر دعائیہ جملہ میں لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ آپ کی قبر پر حاضری دے کر طرح طرح کی بدعات اور شرکیہ اعمال میں نہ پھنس جائیں۔ کیونکہ جو شخص ایسی جگہ پر جاتا ہے جہاں جانے کا شارع نے حکم نہیں دیا۔ وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کا طالب

ہو یا نماز پڑھے یا دعا کرے یا قرآن کریم کی تلاوت کرے یا کسی قسم کا ذکر الٰہی کرے یا کوئی اور عمل صالح کرے تو شریعت مطہرہ اسے باطل اور معصیت قرار دیتی ہے۔البتہ اگر اتفاقیہ وہاں سے گزر ہو تو اپنے لئے اور ان کے لئے خیر و عافیت کی دعا کرے۔ان کی سلامتی کی دعا کرے جیسا کہ سنت کا طریقہ ہے۔تاہم اس نیت سے جانا کہ دیگر جگہوں کی نسبت وہاں دعا زیادہ قبول ہو گی، ممنوع ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ مزید فرماتے ہیں:

مزاروں کو آباد کرنے والے غیر اللہ سے ڈرتے ہیں۔غیر اللہ سے اپنی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں اور غیر اللہ سے ہی دعائیں مانگتے ہیں۔ حالانکہ اللہ پاک نے مزاروں کو اپنا گھر نہیں کہا۔جبکہ مسجدوں کو اپنا گھر کہا ہے۔پس مزارات مشرکین کے گھر ہیں۔اسی لئے تو قرآن پاک میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں جس میں مزاروں کی تعریف کی گئی ہو۔اور نہ حدیث پاک میں ان کی تعریف کا کوئی تذکرہ پایا جاتا ہے۔صحیح حدیث میں ارشاد نبویؐ ہے: ہم سے پہلے لوگ قبروں پر مسجدیں بناتے تھے میں تم کو پورے زور کے ساتھ اس سے روکتا ہوں۔(قبروں پر مسجدیں اور اسلام از علامہ ناصر الدین البانی، ترجمہ ۳۰۔۲۹)

نبی اکرمؐ کی قبر مبارک:

نبی اکرمؐ کی قبر مبارک کا مسجد نبوی میں ہونا اس بات پر قطعاً دلیل نہیں کہ ہم قبروں پر مسجدیں بنانا شروع کر دیں یا ہم مسجدوں کے اندر قبریں بنانے لگیں کیونکہ نہ آپؐ نے خود اس چیز کا حکم دیا تھا اور نہ آپؐ کے صحابہ نے آپؐ کی قبر مسجد میں بنائی تھی

بلکہ اس خوف کے تحت کہ آئندہ آنے والی نسلیں آپ کی قبر کو مقبرہ نہ بنالیں انہوں نے آپ کو عام قبرستان میں دفنانے سے گریز کیا تھا۔

جعفرؓ کے آزاد کردہ غلام عمر سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرام آپؐ کی تدفین کے متعلق بات کرنے کے لیے جمع ہوئے تو ایک صحابی نے کہا:

''نبیؐ کو ان کی نماز پڑھنے کی جگہ دفن کیا جائے۔'' اس پر ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا'' کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپؐ کی ذات کی پرستش سے بچائے۔''

کچھ اور نے کہا کہ آپؐ کی قبر مبارک جنت البقیع میں دوسرے مہاجرین کے ساتھ ہونی چاہیے۔

ابو بکرؓ نے فرمایا:

یہ بات بالکل بھی موزوں نہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کچھ لوگ نبیؐ کو وہ مقام دینا شروع کر دیں جو صرف اللہ کا ہے اگر ہم نے آپ کو باہر (عام قبرستان) میں دفن کیا تو ہم اللہ کے حق کو پامال کریں گے۔ اگر چہ ہم آپؐ کی قبر کو پوری طرح نگرانی کریں، جب انہوں نے ابو بکرؓ کی رائے پوچھی تو انہوں نے فرمایا:

''میں نے اللہ کے رسولؐ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی جان نہیں لی مگر یہ کہ وہ وہیں دفنائے گئے جہاں ان کی وفات ہوئی۔

ان کی اس رائے کو سب نے پسند کیا پھر انہوں نے عائشہؓ کے حجرے میں آپؐ کے بستر کی جگہ پر قبر کھودی۔ علیؓ، عباسؓ اور فضل بن عباس اور آپؐ کے خاندان نے آپؐ کے جسد مبارک کو تدفین کیلئے تیار کیا۔ (تحریر الساجد از علامہ البانی صفحہ 4-13)

عائشہؓ کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے ایک دیوار کے ذریعے علیحدہ تھا۔

واحد راستہ ایک دروازہ تھا جو آپؐ مسجد میں جانے کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔ روضہ مبارک کو مسجد نبوی سے مکمل الگ کرنے کیلئے اس دروازے کو مستقل طور پر بند کر دیا گیا۔ لہٰذا اب روضہ مبارک کی زیارت کے لیے صرف مسجد نبوی کا بیرونی راستہ استعمال ہوسکتا تھا۔

عمرؓ اور عثمانؓ کے دور خلافت میں مسجد کی توسیع کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ عائشہؓ یا کسی بھی دوسری ازدواج مطہرات کے حجروں کو بیچ میں شامل نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح کرنے سے آپؐ کا روضہ خود بخود مسجد کے درمیان آجاتا۔

مدینہ میں تمام صحابہ کرام کی وفات کے بعد ولید بن عبدالملک وہ پہلا خلیفہ تھا جس نے مشرق جانب سے مسجد نبویؐ کی توسیع کی۔ جس سے عائشہؓ کا حجرہ مبارک مسجد میں شامل ہوگیا جبکہ دوسری ازدواج مطہرات کے حجرے گرادیئے گئے یہ توسیع خلیفہ کے گورنر عمر بن عبدالعزیز نے کروائی۔

عائشہؓ کے حجرے کے مسجد میں میں شامل کئے جانے کے بعد اس کے گرد ایک اونچی چاردیواری اس طرح اٹھائی گئی کہ حجرہ مسجد نبوی کے اندر سے نظر نہ آتا تھا۔ اس کے بعد حجرے کے جنوبی کناروں پر دو مزید دیواریں کھڑی کی گئیں جن کا باہم ملاپ ایک Tringle کی صورت میں ہوتا تھا۔ اس تعمیر کے ذریعے اس چیز کا مکمل سدباب کردیا گیا کہ کسی کا منہ Directly روضہ مبارک کی طرف ہو۔ (بحوالہ تیسیر العزیز الحمید صفحہ 324)

کافی سالوں بعد روضہ مبارک کے اوپر مسجد نبوی کی چھت پر ایک سبز گنبد کا

اضافہ کیا گیا۔

(بحوالہ Chapters from the History of Madina by Ali Hafiz صفحہ 78-9)

اس کے بعد روضے کی دیواروں کو سبز کپڑے سے ڈھک دیا گیا اور اس کے اردگرد ایک Brass cage بنایا گیا۔ جو دیواروں اور کھڑکیوں پر مشتمل تھا۔

ان تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود ابھی بھی کچھ چیزیں اصلاح طلب ہیں۔ روضہ مبارک کو مسجد سے مکمل طور پر علیحدہ کرنے کے لیے مزید دیواریں کھڑی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ نہ تو Directly اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھ سکیں اور نہ مسجد کہ اندر سے روضے کی زیارت کرسکیں۔ (بحوالہ شرح مبادی ءالتوحید The Fundametals of Towheed) از ابوامینہ بلال فلپس صفحہ 199-201)

زیارت قبور:

اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو زیارت قبور کی اجازت دی مگر کیا یہ اجازت عام ہے؟ اس ضمن میں علماء کے دو گروہ ہیں:

ایک گروہ صرف مسلمان مردوں کے لئے زیارت کے جواز کا قائل ہے۔

دوسرا گروہ مسلمان مردوں اور عورتوں دونوں کے جواز کا قائل ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے وہ اس حدیث سے استدلال لیتے ہیں۔

سیدنا ابن عباسؓ کی روایت ہے:

لعن رسول اللّٰہ زوارات القبور (ترمذی، ابن ماجه)

ترجمہ: رسول ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔